كُنْتُ نَبِيًّا وَّادَمُ
بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ
توضیحات
العلماء والعرفاء فی نبوت سید الانبیاء فی عالم الارواح
والاشباح علیہ التحیۃ والثناء الی یوم البعث والجزاء
بجواب تحقیقات
تصنیف
فخرِ ملتِ اسلامیہ
استاذ العلماء
حضرت
علامہ
قاضی محمد عظیم
نقشبندی
مجددی
دامت برکاتہم عالیہ

کتاب کا نام.............توضیحات بجواب تحقیقات

مصنف.....فخر ملت اسلامیہ استاذ العلماء قاضی محمد عظیم نقشبندی مدظلہ العالی

کمپوزر............ صغیر احمد قادری اینڈ عدیل احمد

طباعت..............شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ بمطابق، جولائی ۲۰۱۲ء

ناشر.....قادری کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ سنٹر کھوئیرٹہ آزاد کشمیر

بتعاون..............خطیب اہلسنت حضرت مولانا علامہ محمد رمضان فیضی مدظلہ العالی (یو۔کے)

ملنے کے پتے

M.RAMZAN FAZIE

27 GATIS STREET WOLVERHAMPTON

WV6 OES U K

0044786779082 1

صغیر احمد قادری کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ سنٹر کھوئی رٹہ آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

معاملہ یہ ہے کہ عالم ارواح میں دیگر انبیاء کی ارواح ہیں، نبوت حقیقت اور ابدان کا وجود نہیں، مگر رسول اللہ ﷺ کی حقیقت اور روح موجود ہے، آپ کی نبوت بھی موجود ہے اس نبوت کا قیام حقیقت اور روح کے ساتھ ہے، ظہور قدسی کے وقت یہی حقیقت اور وہی روح جسد عنصری میں موجود ہے، اس لئے آپ کی نبوت خاصہ منفردہ کو خاصہ شاملہ میں لاکر آپ کی خارج میں موجود نبوت کو نبوت بالقوہ کہنا غلط اور خلاف نقل ہے اور دیگر انبیاء کرام کی نبوتوں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

آپ کی نبوت آپ کی حقیقت مقدسہ اور روح پر نور کے لئے خاصہ لازمہ ہے، یہ خاصہ لازمہ برائے فرد ہے، برائے افراد نہیں تاکہ خاصہ شاملہ قرار دے کر آپ کی نبوت کو نبوت بالقوہ کہا جائے، خاصہ لازمہ دو قسم ہے، بین اور غیر بین، کنت نبیاً میں جس نبوت کو آپ ﷺ نے اپنی ذات اور روح کے لئے خاصہ اور صفت لازم قرار دیا ہے یہ خاصہ لازمہ بینہ ہے کیونکہ جب کنت میں ضمیر متکلم برائے ذات اور نبوت اور اتصاف نبوت (نسبت محمولی) کا تصور کیا جاتا ہے تو آپ کے بغیر نہ اس کا کوئی محل نظر آتا ہے نہ مدلول اور مصداق۔ جب عالم اجساد میں آپ کی جلوہ گری اسی حقیقت اور اسی روح کے ساتھ ہوئی جو عالم ارواح میں وصف نبوت سے متصف تھی اور وصف نبوت اس سے سلب ہوا نہ روح انور کو معزول کیا گیا تو روح کا تعلق حلول اور سریان جسد انور میں نبوت کے ساتھ ہوا ہے۔ نبوت سلب ہوتی ہے نہ منقطع۔ جیسا کہ شیخ محقق نے تکمیل الایمان، علامہ سالمی نے التمہید اور علامہ التورپشتی نے المعتمد فی المعتقد میں اس کی تفصیل بیان کی ہے، جب نبوت موجود متحقق فی الجسد العنصری وہی ہے تو اس کو نبوت بالقوہ کا نام دینا غلط ہے کیونکہ بالقوہ کا وجود خارجی نہیں، جبکہ آپ ﷺ کی نبوت کا وجود خارج میں موجود تھا اگر چہ عملی اور فعلی طور پر نہ تھا۔ اگر بوقت ولادت آپ کی روح اور حقیقت اصلیہ وصف نبوت سے معزول، مسلوب اور معری ہوتے تو جن فوق الفطرت اور خارق عادات امور کا ظہور ہوا ہے ہرگز نہ ہوتا۔